© rasailojaraid.com

اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کنونشن کا اعلامیہ

24 ذوالحجہ 1426ھ مورخہ 25 جنوری 2006ء

بمقام جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

[25 جنوری 2006ء کو جامعہ بنوری ٹاؤن میں جو عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا، اس میں اعلامیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، صدر وفاق المدارس نے پیش کیا جو ذیل میں دیا جارہا ہے]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی مدارس اور بقائے اسلام کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بقول مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ: ''مسلمانوں کی بقا اسلام کی وجہ سے ہے اور اسلام کی بقا دینی مدارس کی وجہ سے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا مدرسہ مکہ مکرمہ میں دارارقم میں قائم فرمایا اور مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد دوسرے سال صفہ کے عظیم مدرسہ کی بنیاد رکھی جو کائنات کے تمام مدارس کی اساس اور بنیاد ہے۔ ہندو پاک اور دنیا بھر میں قائم ہزاروں مدارس اسی نبوی مدرسہ کی شاخیں اور اس روحانی گلشن کے گل و بوٹے ہیں''۔

دینی مدارس کا سلسلہ صدیوں سے قائم ہے اور گزشتہ صدی میں ہندوستان میں انہی دینی مدارس کے دم سے علوم نبوت زندہ وتابندہ ہیں انہی کی وجہ سے استعمار کے جبر واستبداد کا خاتمہ ہوا یہی وہ قلعے تھے جن سے دین کا دفاع ہوا۔ یہی وہ نظریاتی چھاؤنیاں تھیں جنہوں نے اسلامی نظریہ کی حفاظت کی دینی مدارس ہی آب حیات کے وہ پاکیزہ چشمے تھے جنہوں نے مسلمانوں میں دینی زندگی باقی رکھی۔

لیکن جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے قائم ہونے والا مدرسہ کفر کی نگاہ میں کھٹکتا تھا اسی طرح آج بھی پاکستان اور دنیا بھر کے دینی مدارس اسلام دشمنوں کی نگاہوں کا کانٹا بنے ہوئے ہیں چناں چہ بے سروسامانی کے عالم میں دین حق کی شمع کو روشن کرنے والے مدارس کو دین دشمن اپنے لیے ایٹم بم سے زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ اس لیے دین دشمن قوتیں اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ ان مدارس کو ختم کرنے، کمزور کرنے مسلمانوں کا تعلق ان سے قطع کرنے اور ان کی حریت وآزادی کو ختم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں، نظریاتی اسلامی مملکت پاکستان میں روز اول سے مدارس کو حکومتی جال میں پھنسانے کی مذموم کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور مدارس کے لیے مشکلات پیدا کرنے کے لیے سرکاری سطح پر کوششیں جاری ہیں مگر موجودہ امریکا نواز حکومت نے تمام ظالمانہ حکومتوں سے بڑھ کر مدارس کے خلاف اقدامات کو ایک مہم کے طور پر شروع کر رکھا ہے چناں چہ کوئی فوجی تقریب ہو یا سول تقریب، کسی یونی ورسٹی کا کانووکیشن ہو یا کاکول اکیڈمی کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کرکٹ کا میچ ہو یا حکمرانوں کا غیر ملکی دورہ، ہر موقع پر مدارس کے خلاف زہر اُگلا جاتا ہے۔ انہیں انتہا پسندی، دقیانوسیت، دہشت گردی کے مراکز اور دیگر القابات سے نواز کر غیر ملکی آقاؤں سے داد لی جاتی ہے چناں چہ انہی دین دشمن اقدامات کے تسلسل میں حکومت آئے دن اسلامی نظام میں ترمیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے، نصاب سے قرآنی آیات اور احکام جہاد کو نکالنے، نصاب سے طریقہ نماز خارج کرکے، نصاب میں میوزک کو داخل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

غیر ملکی طلبہ جو بیرون ملک سے پاکستان کو دینی علوم کا مرکز سمجھ کر تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں انہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ظالمانہ طریقے سے نکلنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ حالاں کہ یہ طلبہ قانونی دستاویزات کے ساتھ آئے ہیں اور کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث نہیں، دینی قدروں کا مذاق اڑایا جارہا ہے داڑھی اور پردہ تک کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے، دوسری طرف میراتھن ریس کے نام پر مردوں اور عورتوں کو سڑکوں پر دوڑانے کا سرکاری انتظام کیا جارہا ہے، ناچ گانے، بے حیائی اور فحاشی کی قدم قدم پر حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ حکومت کی دین دشمن پالیسیوں کے خلاف اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان نے گزشتہ پانچ سال مسلسل مذاکرات کیے، دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کی، مگر بیرونی دباؤ کا شکار حکمران کبھی بھی اسلام کے عالم گیر اور عادلانہ نظام کا دفاع نہ کرسکے بلکہ انہوں نے ہمیشہ دین دشمنوں کی وکالت کی۔

اس لیے ملک بھر کے تمام وفاقوں، تنظیمات اور تمام دینی مدارس اور زعماء کا یہ نمائندہ ملک گیر اجتماع اسلامی نظام حیات اور دینی مدارس کے خلاف تمام منفی اقدامات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ اگر حکومت نے علماء کرام، دینی مدارس، ان مدارس کے ملکی اور غیر ملکی طلبہ کے خلاف اپنے ظالمانہ فیصلے واپس نہ لیے تو علماء کرام، ارباب مدارس ان فیصلوں کی بھرپور مزاحمت کریں گے اور اگر پرُامن کوششوں کے باوجود بھی دینی مدارس کے مطالبات پر توجہ نہ دی گئی تو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان پاکستانی قوم اور دینی جماعتوں کے تعاون سے لاہور، پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں بھرپور اسی طرح کے اجتماعات منعقد کرے گی اور اگر حکومت نے پھر بھی اپنا رویہ نہ بدلا تو سخت ترین احتجاج اور اقدامات سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

کلمات ترحیب

[25 جنوری 2006ء کو جامعہ بنوری ٹاؤن میں جو عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا، اس کے استقبالیہ اور ترحیبی کلمات حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب رئیس جامعہ بنوری ٹاؤن نے پیش کیے جو درج ذیل ہیں]

محدث العصر، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قائد تحریک ختم نبوت حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤنؒ کے قائم کردہ روحانی اور علمی مرکز جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اپنے اس اعزاز پر تہہ دل سے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے رہنماؤں کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے مدارس دینیہ کے تحفظ، ان کی حریت وآزادی کو سلب کیے جانے والے اقدامات، غیر ملکی طلبہ کو ظالمانہ انداز میں ملک بدر کرنے کے حکومتی فیصلہ کو مسترد کرنے کے بعد احتجاجی تحریک کے دوسرے ملک گیر اجتماع کی میزبانی کے لیے اس علمی مرکز کو منتخب کیا، جامعہ بنوری ٹاؤن سے ہر ہر فرد اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے قائدین، علماء کرام، مشائخ عظام، ارباب اہتمام اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متحدہ مجلس عمل کے قائدین کو اس عظیم کنونشن میں تشریف آوری پر صمیم دل سے خوش آمدید کہتا ہے۔

محترم مہمانان گرامی!

موجودہ صورت حال پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش ہے، کمیونزم کے خاتمہ اور روس کی شکست و ریخت کے بعد امریکا پوری دنیا میں اسلام دشمن کی حیثیت سے ابھرا اور اس نے اسلام اور اسلامی تہذیب کو ختم کر کے مغربی تہذیب کو مسلط کرنے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں اور اسلام کی سربلندی کو اپنے لیے بڑا خطرہ سمجھ رہا ہے، اسلام دشمن اور عالمی دہشت گرد امریکا کے خلاف دنیا بھر میں جہاں کہیں امت مسلمہ نے مزاحمت کی اس کی قیادت وسیادت دینی مدارس سے وابستہ علما کرام کے حصہ میں آئی۔

جس کی وجہ سے امریکا، مغرب اور یہودی لابی کی نگاہوں میں دینی مدارس کھٹکنے سے اور دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ مہم شروع کر دی گئی اور ہر اسلامی حکومت کو دینی مدارس کے خلاف اقدامات پر مجبور کیا گیا کہ وہ ان مدارس کے نصاب میں مداخلت کریں ان کی حریت وآزادی کو سلب کر دیں اور مدارس کی خدمات کو یکسر نظر انداز کر کے ان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کریں یہاں تک کہ سعودی حکومت پر دباؤ ڈالا گیا کہ مدینہ یونیورسٹی، مکہ یونیورسٹی کے نصاب سے قرآن وحدیث کی تعلیم کو ختم کرنے یا جہاد سے متعلق آیات کو حذف کرے۔

علماء کرام نے ہر دور میں اس دباؤ کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ مدارس کی حریت وآزادی کی فکر اپنی جان سے بڑھ کر لی، افغانستان اسلامی حکومت اور عراق کی حکومت کو ختم کرنے کے بعد امریکا کے حوصلے اتنے بلند ہوئے کہ اس نے پاکستان کی حکومت کو مدارس کے خلاف اقدامات کے براہ راست احکامات دینا شروع کیے امریکی ہدایات پر حکومت نے مدارس میں مداخلت کا سلسلہ شروع کیا۔ ہر موقع پر ارباب اقتدار نے مدارس کے خلاف زہر اگلا، رجسٹریشن کے نام پر مدارس کو اپنے جال میں پھنسانا چاہا غیر ملکی طلبہ کی ظالمانہ انداز میں ملک بدری کا فیصلہ کیا، حالاں کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تمام قوموں کو بلا کسی تفریق مذہب، رنگ ونسل پر حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کریں تو پھر پاکستان میں حکومت کو یہ حق کیسے دیا جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں کو دین کی تعلیم سے روکیں، مدارس کی اسناد کو بے وقعت کرنا علما کی گرفتاریوں، مدارس پر چھاپے اسی امریکی، ایجنڈے کا تسلسل ہے، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا یہ عظیم ملک گیر علما کنونشن ان تمام حکومتی اقدامات کو مسترد کرنے اور ان کے خلاف بھرپور پرامن مزاحمت کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے۔

میں حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ، مفتی احمد الرحمٰن، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور شیخ الحدیث حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید کے جانشین ہونے کی حیثیت سے جامعہ سے متعلق مرکز اور تمام شاخوں کی طرف سے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رہنماؤں کو بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں کہ اتحاد تنظیمات کے قائدین جو بھی فیصلے کریں گے اور جس قسم کی قربانیاں طلب کریں گے جامعہ بنوری ٹاؤن اور اس کے علماء طلبہ اور متعلقین کو صف اول کا سپاہی پائیں گے، میں ایک بار پھر اپنے تمام مہمانانِ گرامی اور شرکاء کنونشن کا شکریہ ادا کر رہا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com